سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

پارسیون دیوی اور دیگران

بنام

سومیتری دیوی اور دیگران

14 اکتوبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند اور ایس۔ راجندر بابو، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 : آرڈر 47 قاعدہ 1۔

نظر ثانی - عدالت کا اختیار - نظر ثانی کی بنیاد - حکم امتناعی کے لیے اپیل کنندہ کا مقدمہ۔ عملدرآمد کی درخواست - فیصلے کے مقروض کی طرف سے اعتراض کہ درخواست پر عملدرآمد کرنے والی عدالت کے ذریعہ نظر ثانی کے وقت کو برقرار رکھا گیا تھا - عملدرآمد عدالت کے حکم کے خلاف نظر ثانی کی اجازت دی گئی تھی کہ درخواست کو روکا نہیں گیا تھا - نظر ثانی فیصلے قرض دہندہ کے ذریعے - کسی بھی "غلطی ریکارڈ کی صورت پر واضح" کی نشاندہی کیے بغیر حد بندی کے سوال پر آرڈر کی درستگی کو چیلنج - نظر ثانی کی درخواست میرٹ پر کالعدم حکم کو تبدیل کرنے کی اجازت دی گئی - سپریم کورٹ کے سامنے اپیل - منعقد: نظر ثانی کی کارروائی کو آرڈر 47 رول 1 کے دائرہ کار تک سختی سے محدود رہیں - غلط فیصلے اور ریکارڈ کی صورت پر ظاہر ہونے والی غلطی کے درمیان واضح فرق ہے - اگرچہ سابقہ اعلیٰ فورم کے ذریعے درست کیا جا سکتا ہے، لیکن بعد والے کو صرف نظر ثانی کے دائرہ اختیار کے استعمال سے درست کیا جا سکتا ہے - نظر ثانی میں غلط فیصلے کے لیے "دوبارہ سننا اور درست کیا جانا" جائز نہیں ہے - نظر ثانی کی درخواست کا ایک محدود مقصد ہوتا ہے اور اسے 'بھیس میں اپیل' ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے - حقائق اور حالات میں نظر ثانی کی درخواست کا سہارا لیکس جائز نہیں تھا۔

تھنگ بھدرا انڈسٹریز لمیٹڈ بنام حکومت آندھرا پردیش، [1965] 5 ایس سی آر 174۔ شریمتی میرا بھنجیا بنام شریمتی نرملا کماری چودھری، [1995] 1 ایس سی سی 170 اور ابھیرام تیلیشور شرما بنام ابھیرام پیشک شرما اور دیگران، [1979] 4 ایس سی سی 389، پر انحصار کرتے تھے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 5245 آف 1997۔

1989 کے سی آر پی نمبر 5 میں جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے 6.3.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے رنجیت کمار اور محترمہ انو موہلا۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایم۔ ایل۔ بھٹ اور محترمہ پونیما بھٹ کاک۔

عدالت کا فیصلہ بذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی یہ اپیل جموں و کشمیر عدالت عالیہ کے واحد جج (جی ڈی شرما، جسٹس) کی جانب سے 6.3.1997 کو آرڈر 47 رول 1 سی پی سی کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے جاری کردہ حکم پر سوالیہ نشان ہے۔ فاضل جج نے 25 اپریل 1989 کو سول ریویشن نمبر 87 میں اس عدالت کے ایک اور واحد جج (کے کے گپتا، جسٹس) کے ذریعے درج کیے گئے نتائج سے 'مایوس' کیا۔

اس اپیل کو نمٹانے کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں کہ 28 نومبر 1977 کو اپیل کنندگان کی جانب سے دائر مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا اور مدعا علیہان کو دیوار سے دروازہ کھول کر بنائے گئے راستے کو بند کرنے کا حکم جاری کیا گیا اور مزید مدعا علیہان کو اس راستے کو استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ 7 اگست 1986 کو اس حکم نامے پر عمل درآمد کے لئے ایک درخواست اس بنیاد پر ایگزیکیٹو کورٹ میں دائر کی گئی کہ احکامات کی

خلاف ورزی کی جارہی ہے۔فیصلے کے مقروض نے عملدرآمد کی درخواست پر اعتراضات دائر کیے اور اس اثر پر ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ پھانسی کی درخواست کو وقت پر روک دیا گیا تھا۔ایگزیکیٹو کورٹ نے 6 مئی 1987 کے حکم کے ذریعے ابتدائی اعتراض کو برقرار رکھا اور عملدرآمد کی درخواست کو وقت پر روک دیا۔اس معاملے کو نظر ثانی کے طور پر عدالت عالیہ میں لے جایا گیا تھا۔ 25.4.1989 کو، عدالت کے حکم کے خلاف سول نظر ثانی کی درخواست منظور کی گئی۔جسٹس گپتا نے سول نظر ثانی عرضی کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 181 کے تحت آتا ہے اور ایگزیکیٹو کورٹ کی رائے کہ یہ جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 182 کے تحت آتا ہے غلط ہے۔ یہ کہا گیا تھا کہ درخواست کو وقت پر روک نہیں دیا گیا تھا۔عملدرآمد کی درخواست کو میرٹ کی بنیاد پر فیصلے کے لیے ایگزیکیٹو کورٹ کے حوالے کر دیا گیا۔فیصلے کے قرض دہندگان کی طرف سے نظر ثانی کی عرضی دائر کی گئی اور 6.3.1997 کو شرما، جسٹس نے نظر ثانی کی درخواست منظور کی اور 25.4.1989 کے حکم کو ختم کر دیا گیا اور 6.5.1987 کے ایگزیکیوشن کورٹ کے حکم کو بحال کر دیا گیا۔

درخواست گزار کے وکیل رنجیت کمار نے کہا کہ مذکورہ حکم غلط ہے کیونکہ یہ حکم نامہ 47 رول 1 سی پی سی کے تحت عدالت کو دستیاب نظر ثانی کے اختیارات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ نظر ثانی کی درخواست کو اس طرح دیکھا گیا جیسے یہ اپیل ہو۔انہوں نے نظر ثانی کی درخواست کی بنیاد کا بھی حوالہ دیا اور زور دیا کہ ان میں سے کسی بھی بنیاد پر 25.4.1989 کے حکم پر نظر ثانی جائز نہیں ہے۔

دوسری جانب مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب ایم ایل بھٹ نے کہا کہ نظر ثانی عدالت نے صرف جسٹس گپتا، کی غلطی کو حکم نامے کی صحیح تشریح اور معاملے کے حقائق پر لمیٹیشن ایکٹ کے متعلقہ آرٹیکل کے اطلاق کے ذریعہ درست کیا ہے اور اس عمل کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ جسٹس شرما، نے گپتا کے 25.4.1989 کے حکم کو درست طور پر خارج کر دیا تھا اور 6.5.1987 کے ایگزیکیٹو کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔

ہم نے بارمیں اٹھائے گئے متعلقہ درخواستوں پر اپنی سوچ سمجھ کر غور وخوض کیا ہے۔

25.4.1989 کے حکم پر نظر ثانی کے لئے فیصلہ دہندگان کی طرف سے دائر درخواست پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں بیان کردہ کوئی بھی بنیاد آرڈر 47 رول 1 سی پی سی کے دائرہ کار اور دائرہ کار میں نہیں آتی ہے۔ نظر ثانی عرضی میں جسٹس گپتا کے حکم کی صداقت کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں انہوں نے ریکارڈ کے چہرے پر واضح غلطی کی نشاندہی نہیں کی تھی جس کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ جسٹس شرما نے حکم 47 رول 1 سی پی سی کے تحت دائرہ اختیار کے استعمال کی حدود کو نظر انداز کرتے ہوئے مذکورہ حکم جاری کیا اور میرٹ کی بنیاد پر جسٹس گپتا کے حکم کو پلٹ دیا۔

یہ طے شدہ ہے کہ نظر ثانی کی کارروائی کو سختی سے آرڈر 47 رول 1 سی پی سی کے دائرہ کار تک محدود کرنا ہوگا۔ تھنگسبھدرا انڈسٹریز لمیٹڈ بنام حکومت آندھرا پردیش، [1965] 5 ایس سی آر 174 پر 186 پر اس عدالت نے رائے دی:

> تاہم ہمیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ ستمبر 1959 کے حکم میں یہ بیان کہ اس معاملے میں قانون کا کوئی اہم سوال شامل نہیں تھا! ریکارڈ کی صورت میں واضح غلطی' ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ موقع پر عدالت نے حقائق کی ایک ہی حالت میں کہا تھا کہ قانون کا ایک اہم سوال پیدا ہوا ہے، قطعی طور پر فیصلہ کن نہیں ہوگا، کیونکہ پچھلا حکم ہی غلط ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، اگر بیان غلط بھی تھا، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ یہ" ریکارڈ کی صورت پر واضح غلطی" تھی، کیونکہ ایک فرق ہے جو حقیقی ہے، اگرچہ یہ ہمیشہ وضاحت کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے، محض ایک غلط فیصلے اور ایک ایسے فیصلے کے درمیان جسے" واضح غلطی" کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے. نظر ثانی کسی بھی طرح سے ایک اپیل نہیں ہے جس میں ایک غلط فیصلے کو دوبارہ سنا اور درست کیا جاتا ہے، بلکہ صرف پیٹنٹ کی غلطی کے لئے ہوتا ہے۔

(زور دیں ہمارا)

ایک بار پھر شریمتی میرا بھنجیا بنام شریمتی نرملا کماری چودھری، [1995] 1 ایس سی سی 170 میں ابھیرام تالیشور شرما بنام ابھیرام پیشک شرما اور دیگران، [1979] 4 ایس سی سی 389 کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے، اس عدالت نے ایک بار پھر کہا کہ نظر ثانی کی کارروائی اپیل کے ذریعہ نہیں ہے اور اسے سختی سے آرڈر 47 قاعدہ 1 سی پی سی کے دائرہ کار اور دائرے تک محدود کرنا ہوگا۔

آرڈر 47رول 1 سی پی سی کے تحت اگر ریکارڈ پر کوئی غلطی یا غلطی واضح ہے تو فیصلے پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔ایک ایسی غلطی جو خود واضح نہ ہو اور استدلال کے عمل کے ذریعے اس کا پتہ لگایا جائے، اسے شاید ہی ریکارڈ کے سامنے واضح غلطی کہا جاسکتا ہے جو عدالت کو آرڈر 47رول 1 سی پی سی کے تحت نظر ثانی کے اختیار کو استعمال کرنے کا جواز فراہم کرتی ہے۔آرڈر 47رول 1 سی پی سی کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے یہ جائز نہیں ہے کہ کسی غلط فیصلے کو" دوبارہ سنا اور درست کیا جائے"۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نظر ثانی کی درخواست کا ایک محدود مقصد ہوتا ہے اور اسے' بھیس بدل کر اپیل' کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اس طے شدہ موقف کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جسٹس شرما، نے واضح طور پر آرڈر 47رول 1 سی پی سی کے تحت عدالت کو تفویض کردہ دائرہ اختیار سے تجاوز کیا۔جسٹس شرما کے ریمارکس میں کہا گیا ہے کہ اس کے مطابق مذکورہ حکم کا جائزہ لیا جاتا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ مذکورہ حکم نامہ جامع نوعیت کا تھا جس میں لازمی اور ممنوعہ دونوں احکامات فراہم کیے گئے تھے اور اس طرح یہ معاملہ آرٹیکل 181 کے بجائے آرٹیکل 182 کے دائرے میں آتا ہے، اسے آرڈر 47رول 1 سی پی سی کے دائرہ کار میں نہیں لایا جاسکتا ہے۔ ایک غلط فیصلے اور ایک غلطی کے درمیان ایک واضح فرق ہے جو ریکارڈ کے چہرے پر واضح ہے۔اگرچہ پہلے کو اعلیٰ فورم کے ذریعہ درست کیا جاسکتا ہے، لیکن مؤخر الذکر کو صرف نظر ثانی کے دائرہ اختیار کے استعمال کے ذریعہ درست کیا جاسکتا ہے۔مذکورہ حکم جاری کرتے ہوئے جسٹس شرما نے 25اپریل 1989 کے سول ریویشن کے حکم کو ایک غلط فیصلہ قرار دیا، حالانکہ اس کو ئی الفاظ میں نہیں کہا گیا تھا۔درحقیقت مذکورہ حکم جاری کرتے وقت شرما، جے نے ریکارڈ کیا تھا کہ ریکارڈ کے چہرے پر ایک غلطی واضح تھی جو اس نوعیت کی نہیں تھی،" جس کا پتہ وجوہات کے ایک طویل عمل سے لگایا جانا تھا" اور جسٹس گپتا کے حکم کو ختم کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ قانونی طور پر مقدس جملے کا میکانی استعمال نظر ثانی کے دائرہ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے منظور کردہ حکم کی حقیقی درآمد سے محروم نہیں کرسکتا ہے۔کیس کے حقائق اور حالات میں نظر ثانی کی درخواست دائر کرنا جائز نہیں تھا۔متاثرہ فیصلے کے قرض دہندگان گپتا کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور اسے کالعدم قرار دینے کے لئے مناسب کارروائی کے ذریعے اعلیٰ فورم سے رجوع کرسکتے تھے لیکن ان کے لئے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ نظر ثانی درخواست میں تفصیل سے بیان کردہ بنیاد پر جسٹس گپتا کے حکم پر نظر ثانی کی درخواست کریں۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہماری رائے ہے کہ جسٹس شرما، کے متنازعہ حکم کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے اور ہم اس کے مطابق اس اپیل کو قبول کرتے ہیں اور 6.3.1997 کے متنازعہ حکم کو خارج کرتے ہیں۔

مذکورہ حکم کو رد کرنے کے نتیجے میں، گپتا کے ذریعہ دیئے گئے ریمانڈ آرڈر کو خود بخود بحال کر دیا جائے گا، لیکن ہماری رائے میں اس سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نہ تو عملدرآمد دینے والی عدالت اور نہ ہی جسٹس گپتا، نے سول نظر ثانی عرضی پر فیصلہ سناتے وقت اس تاریخ یا وقت کے بارے میں کوئی نتیجہ درج کیا ہے جب حکم نامے کی مبینہ طور پر خلاف ورزی کی گئی تھی۔ اس بات پر غور کرنے سے پہلے کہ اس بات پر غور کیا جا سکے کہ آیا حد اختیار ایکٹ کا آرٹیکل 181 یا آرٹیکل 182 کیس کے حقائق اور حالات پر لاگو ہوگا یا نہیں، اس کا تعین کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا فریقین کے درمیان مکمل انصاف کرنے کے لیے ہمیں یہ ہدایت دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عملدرآمدی عدالت میرٹ کی بنیاد پر عملدرآمد کی درخواست کا فیصلہ کرتے وقت اس پہلو پر بھی غور کرے گی اور یہ نتیجہ بھی پیش کرے گی کہ حکم نامے کے حامل کو کارروائی کی وجہ کب موصول ہوئی اور پھر اس سوال پر غور کیا جائے کہ حد اختیار ایکٹ کی کون سی شق کیس کے حقائق پر لاگو ہوتی ہے۔ جسٹس گپتا، یا جسٹس شرما کے ذریعے اپنے احکامات میں کیے گئے کسی بھی مشاہدے سے متاثر نہیں ہوئے۔ اس سوال کو ابتدائی اعتراض کے طور پر نہیں بلکہ دیگر تمام مسائل کے ساتھ میرٹ پر غور کیا جائے گا۔ ایگزیکیٹو کورٹ قانون کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر عملدرآمد کی درخواست کو تیزی سے نمٹائے گی۔ اس کے مطابق اپیل کی منظوری دی جاتی ہے لیکن اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔

ٹی این اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document